



سوال

(751) باجماعت نماز میں شامل ہونے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باجماعت نماز میں شامل ہونے کا طریقہ کیا ہے؟ پہلی، دوسری، تیسری یا چوتھی رکعت میں مقتدی شامل نماز ہو تو باقی نماز کس طرح ادا کرے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جماعت میں شامل ہونے والا مسبوق صف میں قبل رخ کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہے اور جس حالت (رکوع، سجد، تشهد وغیرہ) میں امام ہے، اس میں چلا جائے۔ حدیث میں ہے:

فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ (سنن الترمذی، باب ما ذکر فی الرجل ینزل الإمام وھو ساجد کیف یصنع، رقم: ۵۹۱)

یعنی ”مقتدی ویسے ہی کرے جیسے امام کرتا ہے۔“

حدیث ہذا میں اگرچہ ضعف اور انقطاع ہے، لیکن اس کا شاہد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث بسند متصل موجود ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَأَرَاهُ عَلَى خَالٍ إِلَّا كُنْتُ عَلَيْهِ قَائِلًا : فَقَالَ : إِنَّ مَعَادًا قَدْ سَنَّ لَكُمْ سُنَّةً كَذَلِكَ فَافْعَلُوا (رواہ ابوداؤد، والبیہقی، ۹۳/۳)

(سنن ابی داؤد، باب کیف الأذان، رقم: ۵۰۶، السنن الکبری للبیہقی، باب من کرہ أن یفتتح الرجل الصلاة... الخ، رقم: ۵۱۴۷)

اسی طرح دیگر بعض شواہد ”مصنف ابن ابی شیبہ“ اور ”سنن سعید بن منصور“ میں بھی موجود ہیں، جو اس کے مؤید ہیں۔ واضح ہو کہ تکبیر تحریمہ چونکہ نماز کا رکن ہے، اس لیے اس کے بغیر کوئی شخص داخل نماز نہیں سمجھا جاسکتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

شَحْرِبْنَاهَا التَّكْبِيرَ، وَتَحْلِيلُنَا التَّسْلِيمَ (سنن ابی داؤد، باب الإمام یحدث بقدر ما یزین رأسه من آخر الزکوة، رقم: ۶۱۸)



علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ارواء الغلیل ۹/۲)

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

‘فِي هَذَا الْحَدِيثِ بَيَانٌ أَنَّ التَّسْلِيمَ رُكْنَ لِلصَّلَاةِ، كَمَا أَنَّ التَّكْبِيرَ رُكْنٌ لَنَا (معالم السنن مع المختصر ۳۱۸/۲)

یعنی ”اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے کہ سلام پھیرنا نماز کا رکن ہے جس طرح کہ تکبیر اس کا رکن ہے۔“

صاحب ”مرعاة“ مزید وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

”نماز میں شامل ہونے والے کو چاہیے کہ تکبیر تحریمہ کہہ کر امام کی موافقت میں قیام یا رکوع وغیرہ میں چلا جائے۔ فوت شدہ حصہ کی ادائیگی میں امام کی مخالفت نہ کرے، بلکہ اسی فعل میں داخل ہو جائے جس میں امام کو پائے۔ قیام، قعود، رکوع اور سجود میں امام کی پیروی کرے۔ اس بات کا منتظر نہ رہے کہ جب امام قیام میں لوٹ کر آنے کا تب اس کے ساتھ ملوں گا جس طرح کہ عوام کی عادت ہے۔“ (مرعاة المفاتیح ۱۲۸/۲)

نیز علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

‘وَالظَّاهِرُ أَنَّ يَدَ الْفَاعِلِ مَعْنَى الْحَالِ الَّتِي أَدْرَكَ عَلَيْهَا مُجْرِبًا مُعْتَدًا بِذَلِكَ التَّكْبِيرِ وَإِنْ لَمْ يَعْتَدْ بِهَا أَدْرَكَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، كَمَا أَنَّ يَدَ الْإِمَامِ فِي عَالِ السُّجُودِ أَوْ قُودِهِ (نیل الأوطار ۱۶۲/۳)

”ظاہر یہ ہے کہ مسبوق جس حالت میں امام کو پائے، اس میں شامل ہو کر تکبیر کو شمار میں لائے گا۔ اگرچہ رکعت کا مدرک حصہ (جو حصہ اس نے پایا ہے) شمار میں نہ آئے۔ جیسے کوئی شخص امام کو سجدہ یا قعدہ کی حالت میں پاتا ہے۔“

مسبوق امام کے ساتھ نماز کا جو حصہ پاتا ہے وہ اس کی پہلی ہوگی اور امام کی فراغت کے بعد جو پڑھتا ہے وہ اس کی پچھلی نماز ہے۔

حدیث میں ہے : ‘فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَأَمَّا أَنْتُمْ فَاثْبُتُوا (صحیح البخاری، باب قول الزُّبَيْلِ : فَاتَمْنَا الصَّلَاةَ، رقم : ۶۳۵)

یعنی ”جو حصہ نماز کا امام کے ساتھ پاؤ پڑھو اور جو فوت ہو جائے پورا کرو۔“

حدیث ہذا میں فوت شدہ نماز کے لیے اتمام کا لفظ استعمال ہوا ہے، جس کے معنی اخیر سے پورا کرنے کے ہیں۔ اخیر سے نماز اسی صورت پوری ہوگی جب مسبوق امام کے فارغ ہونے کے بعد جو پڑھے وہ اس کی اخیر ہو۔ اور بعض روایات میں لفظ اتمام کے بجائے قضاء بھی وارد ہوا ہے تو ان میں کوئی منافات (مخالفت) نہیں اس لیے کہ قضاء کے معنی پورا کرنے کے بھی ثابت ہیں، جیسے ارشاد باری تعالیٰ :

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَاتَّسِرْوا فِي الْأَرْضِ ۚ... (سورة الحجرات)

اور دوسری جگہ ہے :

فَإِذَا قُضِيَتْ مِنْكُمْ صَلَاتُكُمْ... (سورة البقرة)

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :



نقلت في قوله: فاعلموا دليل على أن الذي أدركه المرء من صلاة إمامه، هو أول صلاته، لأن لفظ الإتمام واقع على باق من شيء قد تقدم سائرُه (معالم السنن مع المختصر ٢٩٨/١)

اس سے معلوم ہوا کہ باقی نماز پچھلی سمجھ کر ادا ہوگی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوة: صفحہ: 642

محدث فتویٰ